ترقی پسند تحریک وصحافت: مکالمات' میزبان ومرتب: ڈاکٹر احسن اختر ناز۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز' رحمٰن مارکیٹ' لاہور۔ صفحات: ۲۵۶۔ قیمت: ۱۵۰ روپے۔

پاکستانی صحافت ہمارے معاشرے میں ریاست کا پانچواں ستون ہے؟ یہ بگاڑ کی کتنی ذمہ دار اور بناؤ میں کتنی حصے دار ہے؟ منصبی ذمہ داری کو دیانت داری سے ادا کرنے کے لیے کس حد کوشاں ہے یا غیرذمہ دارانہ رویے کے باعث ریاست و سیاست کو بازیچۂ اطفال بنانے کی کتنی علم بردار؟ ---ان تلخ سوالات کے جوابات کو برملا بیان کرنا آسان نہیں۔ تاہم' کیمونسٹ پارٹی کے زیراثر پروان چڑھنے والی ''ترقی پسند'' ادبی وصحافتی تحریک پر زیرتبصرہ مکالمات سے صحافتی دنیا کے بہت سے مثبت اور منفی پہلو سامنے آتے ہیں۔ اس مختصر کتاب میں ۳۴ افراد کی گفتگوؤں سے بہت سی پرتیں کھلتی ہیں۔

حقیقت حال تو کتاب کو پڑھ کر ہی سامنے آسکتی ہے' اس کے باوجود بعض جملے ضرور سوچنے پر مجبور کر دیتے ہیں جیسے--- بقول ڈاکٹر مبشر حسن ''[ترقی پسند] تحریک کا ایک بڑا المیہ یہ رہا کہ...... انھوں نے اپنی سوچ کا اہتمام ماسکو یا بیجنگ کے سپرد کر دیا'' (ص ۱۹۰)۔ حسین نقی: ''بھٹو نے اگر کوئی کام کیا تو وہ یہ کہ مغربی پاکستان کے فیوڈل ازم کو بچایا اور اسٹیبلشمنٹ کا ساتھ دیا۔ پاکستانی سیاست دانوں نے استعماری رویہ اپنائے رکھا اور بھٹو نے موقع پرستی کی'' (ص ۱۹۷)۔ محمود شام: ''امیر اور غریب [کی] جنگ ابھی موجود ہے' لیکن پاکستان کے ترقی پسند اب کبھی اکٹھے ہوتے نظر نہیں آتے'' (ص ۲۰۸)۔ عباس اطہر: ''ان [ترقی پسندوں] کے لمبے چوڑے مفادات نہیں تھے۔ زیادہ سے زیادہ کسی کا بیٹا روس میں پڑھ گیا [یا] چند بوتلیں شراب کی مل گئیں'' (ص ۲۱۶)۔ شفقت تنویر مرزا: ''NGO's کی سیاست کیا ہے؟ یہ لیفٹ کو کرپٹ کرنے کے لیے سوچا گیا تھا' لیفٹ کو بڑی حد تک کرپٹ کر دیا گیا'' (ص ۲۲۲)۔ سبط الحسن ضیغم: ''[پنجابی] اخبار سجن میں زبان بہت گھٹیا اور غیر معیاری تھی (ص ۲۳۴)...... ترقی پسند تحریک کے لیڈر لوگ بظاہر کچھ اور اندر سے کچھ اور ہیں۔ ان تضادات کی وجہ سے کیمونسٹ پارٹی اور ترقی پسند تحریک وغیرہ سبھی ناکام ہوگئیں'' (ص ۲۳۶)۔ محمد حنیف رامے: ''محدود تنگ نظری [ترقی پسند] تحریک کے زوال کا باعث بنی'' (ص ۸۱)۔ اور بقول ضمیر نیازی: ''لیفٹ کے لوگ بنے بنائے سانچے سے باہر نہیں نکلنا چاہتے۔ ایسے سانچے بیکری میں تو ہمیشہ کام آسکتے ہیں' لیکن عملی زندگی میں یہ سب باتیں چلتی نہیں''۔

کتاب میں احمد ندیم قاسمی سے لے کر غلام نبی آگرو تک اور زیڈ اے سلہری' نعیم صدیقی' ارشاد احمد حقانی سے لے کر' پروفیسر خورشید احمد' محمود احمد مدنی' الطاف حسن قریشی' مجیب الرحمٰن شامی اور عطاء الرحمٰن تک کے انٹرویو شامل ہیں۔ اس طرح دونوں نقطۂ ہائے نظر سامنے آجاتے ہیں۔ (سلیم منصور خالد)